خلاصۂ درس: ۳

❖ فعل کبھی بھی تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا ہے بلکہ تثنیہ اور جمع ہونا اسم کی علامات ہیں۔ اَلرَّجُلاَنِ ذَهَبَا اور اَلرِّجَالُ ذَهَبُوا جیسی مثالوں میں وہ **ضمیر** جو فاعل کے طور پر اس کے اندر ہوتی ہے (اور ضمیر اسم ہوتی ہے) وہ تثنیہ اور جمع ہوتی ہے ورنہ فعل اپنی حالت (افراد) پر باقی رہتا ہے۔

⊕ ImamSadiq.tv ⊕ ImamSadiq.tv ⊕ ImamSadiq.tv

اسم کی بقیہ علامتیں:

۸۔ نعت ہونا جیسے: الفِكْرُ مِرْآةٌ صَافِيَةٌ و قوله تعالى: قُرْآنٌ مَجِيدٌ

۹۔ تصغیر ہونا جیسے: فَأَغِثْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ عُبَيْدَكَ الْمُبْتَلَى

۱۰۔ النداء، نحو: يَا اَللهُ

❖ **دو تنبیہ:**

۱۔ إخبار عنہ کا معنی (إخبار عنه کا مطلب یہ ہے کہ [اسم] محکوم علیہ واقع ہو، اب وہ چاہے **فاعل** کے طور پر ہو جیسے قَالَ اللهُ یا اس فعل مجہول کے **مفعول** کے طور پر جس کا فاعل ذکر نہ ہوا ہو [یعنی نائب فاعل] جیسے وُعِدَ الْمُتَّقُونَ یا **مبتدا** کے طور پر جیسے اَللهُ أَحَدٌ۔)

⊕ ImamSadiq.tv ⊕ ImamSadiq.tv ⊕ ImamSadiq.tv

۲۔ اسم کی وجہ تسمیہ: (اسم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں قسیم یعنی مقابل سے بلند مرتبہ ہے نہ کہ معنی کی علامت ہونے کی وجہ سے۔)

تعریف فعل: ایسا کلمہ ہے جو اپنے مستقل معنی پر دلالت کرتا ہے اور وہ معنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک سے ملا ہوتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ، يَضْرِبُ، اِضْرِبْ.

فعل کی اصلی قسمیں تین ہیں ماضی، مضارع اور امر۔ **باقی** صور تیں جیسے نہی، نفی، جحد وغیرہ انہی کے **ملحقات ہیں**۔

⊕ ImamSadiq.tv ⊕ ImamSadiq.tv ⊕ ImamSadiq.tv

فعل کی ۱۰ علامتیں: ۱۔ اخبار بہ کا صحیح ہونا، ۲۔ قد، ۳۔ س اور ۴۔ سَوْفَ کا داخل ہونا، ۵۔ مجزوم (ساکن) ہونا، ۶۔ ماضی و مضارع کی گردان ہونا، ۷۔ امر و نہی کی شکل اختیار کرنا، ۸۔ ضمیر بارز مرفوع کا اس سے ملی ہونا، ۹۔ تاء تانیث کا اس سے متصل ہونا، ۱۰۔ تاکید کے دونوں ن (ثقیلہ اور خفیفہ) کا اس سے متصل ہونا۔